Regd. No L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور

روزنامہ

الفضل

لاہور

یوم شنبہ (ہفتہ)

۱۹ محرم الحرام ۱۳۷۲ھ

شرح چندہ

فی پرچہ ۱ ؎

سالانہ ۲۴ روپے

ششماہی ۱۳ "

سہ ماہی ۷ "

ماہوار ۲½ "

جلد ۴۰/۶ ✯ ۱۱ اخاء ۱۳۳۱ھ ش / ۱۱ اکتوبر ۱۹۵۲ء ✯ نمبر ۲۳۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ اکتوبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو تاحال بخار کی شکایت ہے۔ لیکن تین دن سے بخار کے درجے میں کمی ہو رہی ہے۔ بخار اب چودہ گھنٹے کی بجائے آٹھ دس گھنٹے رہنے لگا ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں التزام سے جاری رکھیں۔

لاہور ۱۱ اکتوبر۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خانصاحب کو ضعف اور غنودگی آج پھر زیادہ ہے۔ بلڈ پریشر بھی کم ہے دل کی حالت بدستور ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہم یقیناً جانتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کا سب سے بڑا نبی اور سب سے زیادہ پیارا جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کیونکہ دوسرے نبیوں کی امتیں ایک تاریکی میں پڑی ہوئی ہیں اور صرف گذشتہ قصے اور کہانیاں ان کے پاس ہیں۔ مگر یہ امت ہمیشہ خدا تعالےٰ سے تازہ بتازہ نشان پاتی ہے۔ لہٰذا اس امت میں اکثر عارف ایسے پائے جاتے ہیں کہ جو خدا تعالےٰ پر اس درجہ کا یقین رکھتے ہیں کہ گویا اسکو دیکھتے ہیں اور دوسری قوموں کو خدا تعالےٰ کی نسبت یہ یقین نصیب نہیں۔ لہٰذا ہماری روح سے یہ گواہی نکلتی ہے کہ سچا اور صحیح مذہب صرف اسلام ہے۔

(کتاب البریہ)

ملک کے اتحاد کو دوسرے سب کاموں پر فوقیت حاصل ہے ڈھاکہ میں الحاج خواجہ ناظم الدین کا اعلان

"فرقہ بندی کا رجحان ہمارے اتحاد کا دشمن ہے ہمیں اس خطرناک رجحان کو ہمیشہ کیلئے ختم کر دینا چاہیئے" (ممتاز دولتانہ)

ڈھاکہ ۱۰ اکتوبر۔ پاکستان مسلم لیگ کے صدر الحاج خواجہ ناظم الدین نے کہا ہے کہ مسلم لیگ مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان میل جول بڑھانے کا سب سے بہتر وسیلہ ہے۔ آج آپ نے ڈھاکہ سٹی مسلم لیگ کے ایک سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ پاکستان مسلم لیگ کونسل کا جو اجلاس کل یہاں شروع ہو رہا ہے۔ مجھے امید ہے اس کی وجہ سے پاکستان کے اتحاد کی بنیادیں اور زیادہ مضبوط ہو جائیں گی۔ پنجاب اور صوبہ سرحد کے وزراء اعلےٰ نے مجھ سے بار بار کہا کہ مسلم لیگ کونسل کا آئندہ اجلاس مشرقی پاکستان میں ہونا چاہیئے۔ ان کی ہمیشہ ہی یہ خواہش رہی ہے کہ مسلم لیگ کے ذریعہ مشرقی اور مغربی پاکستان کے لوگوں کے درمیان میل جول بڑھے اور اس طرح قومی اتحاد اور زیادہ مضبوط ہو۔ اب اجلاس میں شرکت کے لئے مغربی پاکستان کے جو نمائندے یہاں آئے ہیں وہ یہاں کے لوگوں کے رہن سہن کے حالات دیکھیں گے اور انہیں یہاں کے عوامی مسائل کو زیادہ بہتر طریقے سے سمجھنے کا موقع ملے گا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے الحاج خواجہ ناظم الدین نے مزید فرمایا ملک کے اتحاد کو دوسرے سب کاموں پر فوقیت حاصل ہونی چاہیئے۔ مسلم لیگ ہی وہ جماعت ہے جس نے پاکستان حاصل کیا ہے۔ وہی ملک کے دونوں حصوں کو متحد رکھنے اور اسے ترقی دینے کا اہم فریضہ ادا کر سکتی ہے۔

فرقہ بندی کا مہلک رجحان

اس موقعہ پر پنجاب کے وزیر اعلےٰ میاں ممتاز محمد خان دولتانہ نے تقریر کرتے ہوئے قومی اتحاد کو برقرار رکھنے کی اہمیت پر زور دیا۔ آپ نے فرمایا۔ ہمارے قومی اتحاد کے دو پہلو ہیں ایک روحانی اور دوسرا سیاسی ہمارے مستقبل کی تعمیر اسلام کے روحانی اتحاد پر ہو رہی ہے۔ فرقہ بندی کا رجحان اس اتحاد کا بدترین دشمن ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اسے ہمیشہ کیلئے ختم کر دیں۔ اسی طرح سیاسی اتحاد کے لئے صوبہ پرستی کا جذبہ انتہائی مہلک ہے۔ اگر ہم اپنا قومی اتحاد برقرار رکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس جذبہ کو بھی مٹا دینا چاہیئے میاں ممتاز محمد خان دولتانہ نے یقین دلایا کہ مغربی پاکستان کے لوگوں کو مشرقی پاکستان کی سرزمین اور اس کے باشندوں سے بے حد محبت ہے مغربی پاکستان کا ہر شخص مشرقی پاکستان کے ایک ایک ذرے کی خاطر خون بہانا اپنا فرض سمجھتا ہے۔

میل جول بڑھانے کی تجویز

سرحد کے وزیر اعلےٰ خان عبدالقیوم خاں نے اپنی تقریر میں تجویز پیش کی کہ پاکستان کے دونوں حصوں میں میل جول زیادہ بڑھانے کیلئے ایک تیز رفتار بحری سروس اور ایک ہوائی سروس قائم کی جائے تاکہ ایک علاقے کے لوگ دوسرے علاقے میں بآسانی آجا سکیں۔ مسلم لیگ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ مسلم لیگ کو وہی کام کرنے چاہئیں جن میں عوام کا فائدہ ہو۔ مسلم لیگ عوام کے فائدے کے لئے کام کر کے بہت بڑی طاقت بن سکتی ہے۔

مسئلہ کشمیر کے متعلق اقوام متحدہ سخت رویہ اختیار کرے

پاکستانی وفد کے رکن حکیم محمد احسن کا بیان

کراچی ۱۰ اکتوبر۔ جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں شریک ہونیوالے پاکستانی وفد کے ایک رکن حکیم محمد احسن نے کہا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ اسی طرح حل ہو سکتا ہے کہ اقوام متحدہ اس بارے میں سخت رویہ اختیار کرے اور ہندوستان پر اس درجہ دباؤ ڈالے کہ وہ اپنے وعدوں سے مزید پہلوتہی نہ کر سکے۔ انہوں نے کراچی سے نیویارک روانہ ہونے سے پہلے ایک بیان میں امید ظاہر کی کہ اس مرتبہ سلامتی کونسل سخت رویہ اختیار کرے گی۔ پاکستانی وفد کے تین اور ممبر ہوائی جہاز کے ذریعہ کل رات نیویارک روانہ ہو گئے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ پنجاب کے چوہدری فضل الٰہی اور دفتر خارجہ کے آغا شاہی اور مسٹر فرحت علی۔

ڈھاکہ ۱۰ اکتوبر۔ پاکستان مسلم لیگ کونسل کا جو اجلاس کل سے شروع ہو رہا ہے۔ اس کے ایجنڈے پر غور کرنے کے لئے آج مجلس عاملہ کا دوبارہ جلسہ ہوا۔

پاکستان میں فرقہ وارانہ منافرت پھیلانیوالے عناصر کو کچل دیا جائے

وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین کے نام انگلستان مسلم لیگ کا برقیہ

لندن ۱۰ اکتوبر۔ برطانیہ کی مسلم لیگ نے وزیر اعظم پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین کو ایک برقیہ ارسال کیا ہے۔ جس میں یہ امید ظاہر کی گئی ہے۔ کہ حکومت پاکستان طبقہ واریت پھیلانے والے ان عناصر کو کچل دے گی۔ جو مذہب کے نام پر پاکستان میں امن و سلامتی کو گزند پہنچا رہے ہیں۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کیا ہے کہ یوم آزادی کے موقع پر وزیر اعظم کی جرأت مندانہ اپیل کے باوجود یہ لوگ عوام کو قطعاً غیر اسلامی خطوط پر چلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ یہ لوگ موجودہ روش سے دستکش ہو کر اپنی تمام تر قوتوں کو ایک مضبوط خوشحال، ٹھوس اور متحد قوم کی تعمیر پر صرف کریں۔ (استاد)

"اخوان المسلمین" کے نگران اعلیٰ مستعفی ہو گئے

قاہرہ ۱۰ اکتوبر مصر میں "اخوان المسلمین" کے نگران اعلےٰ الشیخ حسن الحدیبی اس جماعت کی قیادت سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ انہیں اخوان المسلمین کو سیاسی جماعتوں میں شمار کرنے کے سوال پر نگران کمیٹی سے اختلاف تھا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ اسی اختلاف کی بناء پر مستعفی ہوئے ہیں۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۲۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

جماعت احمدیہ کے خلاف موجودہ تحریک مسلمانوں کیلئے خطرناک ہے

خواجہ حسن نظامی صاحب کے اخبار منادی دہلی میں ایک مضمون

میں قادیانی عقائد کا مخالف ہوں

"پاکستان میں آجکل جو قادیانی فرقے کے خلاف کام ہو رہا ہے اس کو (میں) پاکستان کے لئے اور بھارت کے مسلمانوں کے لئے بہت خطرناک سمجھتا ہوں۔ اس لئے میں نے منادی کے گزشتہ کئی پرچوں میں مضامین شائع کئے تھے اور پاکستانی مسلمانوں کو اس جھگڑے سے روکا تھا مگر اس کا کچھ اثر نہیں ہوا اور جھگڑا اب تک جاری ہے۔ بلکہ میرے خلاف چرچہ کیا جا رہا ہے کہ میں قادیانیوں کا ہم عقیدہ ہوں۔ اس لئے آج پھر اعلان کرتا ہوں کہ میں قادیانیوں کے کسی ایسے عقیدہ کو نہیں مانتا جس میں جناب مرزا غلام احمد صاحب کو پیغمبر مانا گیا ہو۔

میرزا غلام احمد صاحب خود میری درگاہ میں آئے تھے

میں بارہا شائع کر چکا ہوں کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب اپنے اسی مریدوں کے ساتھ میری درگاہ میں آئے تھے۔ اس وقت میں اپنے حجرے میں تھا۔ مجھے خبر دی گئی کہ مرزا صاحب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کے روضے کے اندر مراقبہ کر کے دعا مانگ رہے ہیں۔ کچھ دیر کے بعد مرزا صاحب۔ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحکم اور مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اخبار بدر کے ساتھ میرے حجرے میں آئے اور بات چیت کے دوران میں میں نے ان سے کہا کہ آپ پیغمبری کا دعویٰ کرتے ہیں پھر آپ نے ایک ولی کے مزار پہ عاجزانہ دعائیں کیوں کیں؟ میرے سوال کے جواب میں جو کچھ کہا مجھے اس سے اطمینان نہیں ہوا۔

دوسرے دن میں دہلی میں ان کی قیام گاہ پہ اس لئے ملنے گیا کہ وہ خود میرے حجرے میں آئے تھے اور مجھ پہ اسلامی تہذیب کے بموجب بازدید کی ملاقات ضروری ہو گئی تھی۔

اس وقت مرزا صاحب سے میں نے کہا کہ آپ میری درگاہ میں آئے اور دسیوں مریدوں نے دیکھا کہ آپ نے وہاں دعائیں مانگیں اور مراقبہ کیا۔ مگر آپ کے جن مریدوں نے یہ نہیں دیکھا تسلیم نہیں کریں گے کہ ایک پیغمبر نے ایک ولی کے مزار کے آگے سر جھکایا اور دعائیں مانگیں۔ لہذا مجھے اپنے قلم سے یہ واقعہ لکھ کر دے دیجئے تاکہ میں اسے شائع کروں۔ میرزا صاحب نے فوراً مجھے حسب ذیل عبارت کا خط لکھ کر دیدیا جس کو میں نے بلاک بنوا کر لاکھوں کی تعداد میں شائع کیا۔ اس خط کی عبارت یہ تھی:۔

میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا خط
خواجہ حسن نظامی کے نام

"جب ہم دہلی میں آئے اور یہاں کے باشندوں نے ہم سے انس اور محبت محسوس نہیں کی تو ہمارے دل نے جوش مارا کہ اُن اولیاء الرحمٰن کے مزاروں پہ جائیں جو ہماری طرح اس دنیا کے جفا و تفا اٹھا کر اپنے محبوب حقیقی کو جا ملے۔ اس لئے ہم حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کے مزار پہ آئے اور ہم نے وہاں خدا سے دعائیں کیں۔ راقم عبداللہ الصمد۔ غلام احمد۔ المسیح الموعود من اللہ الاحد۔ القادیان۔"

میرزا صاحب کا دوسرا خط

قادیان جانے کے بعد میرزا صاحب کا ایک اور خط آیا جس میں لکھا تھا کہ ہم نے اخبار وکیل امرتسر میں پڑھا ہے کہ آپ کو دق کی بیماری ہو گئی ہے۔ اس لئے ہم نے آپ کی صحت کیلئے خدا سے دعا مانگی اور ہم کو الہام ہوا کہ خواجہ حسن نظامی ابھی بہت دن زندہ رہیں گے اور مسلمانوں کے بڑے بڑے کام کریں گے اور ہم حکیم نور الدینؓ صاحب سے آپ کے لئے دوا ابھی پارسل کے ذریعہ روانہ کرتے ہیں۔

میں نے میرزا صاحب کو جواب دیا کہ میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مگر حکیم نور الدینؓ صاحب کی دوا استعمال نہیں کر سکتا۔ کیونکہ حکیم اجمل خانصاحب نے مجھے دیکھا ہے اور حکیم نور الدین صاحب نے میرے مرض کی تشخیص نہیں کی۔

میرزا صاحب کی وفات کے بعد ان کے موجودہ خلیفہ اور فرزند میرزا محمود احمد صاحب سے میرے بہت اختلافات رہے۔ مگر موجودہ زمانہ میں سب مسلمان فرقوں کو مل جل کر رہنا چاہیئے۔ یہ وقت آپس میں لڑنے کا نہیں ہے۔"

(اخبار "منادی" دہلی بابت ماہ ستمبر ۱۹۵۲ء صفحہ ۷)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث[1]

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ مشہور حدیث ہے:۔ یأتی علی النّاس زمانٌ لا یبقیٰ من الاسلام الا اسمُہٗ ولا یبقیٰ من القراٰن الّا رسمُہٗ مساجدھم عامرۃٌ وھی خرابٌ من الھُدیٰ۔ علماءُھم شرٌّ من تحت ادیم السّماء من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود۔ اس کا ترجمہ نظم میں پیش کیا جاتا ہے۔

آئیگا اس جہاں میں لوگو یہ اک زمانہ — بیگانۂ شعورِ دینِ متین ہوں گے

قرآن یوں تو ان میں موجود ہوگا لیکن — کمتر حروف سے اس کے وہ قرین ہوں گے

ظاہر میں مسجدیں گو آباد ہوں گی لیکن — خوفِ خدا سے خالی ان کے مکین ہوں گے

عالم بھی ان بدوں کے موجود ہوں گے ان میں — پر آسماں کے نیچے وہ بدترین ہوں گے

یہ مولوی ہی سارے فتنوں کے ہوں گے بانی

ختم ان پہ سارے فتنے پھر بالیقین ہوں گے

[1] (مشکوٰۃ کتاب العلم)

عبدالمنان ناہید

ریویو

مکتوبات اصحاب احمدؑ جلد اوّل

بعض خوش قسمت اشخاص کو اللہ تعالےٰ کی جناب سے ان کے کسی نیک عمل کے نتیجہ میں بہت عظیم الشان کام انجام دینے کی توفیق مل جاتی ہے۔ انہی احباب میں سے مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے درویش قادیان بھی ہیں۔ جنہوں نے پچھلے سال "اصحاب احمدؑ جلد اوّل" شائع کر کے سلسلہ کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا تھا۔ امسال انہوں نے "مکتوبات اصحاب احمدؑ جلد اوّل" چھاپ کر احمدیہ لٹریچر میں ایک قابل قدر اضافہ کیا ہے۔ اس کتاب میں ملک صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہر دو خلفاء۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب مدظلہ اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ۴۸ مکتوبات نہایت تلاش سے جمع کر کے بہت عمدگی کے ساتھ شائع کئے ہیں۔ یہ سارے خطوط بالعموم معارف کا گنجینہ اور حقائق کا خزانہ ہیں اور یقیناً اس قابل ہیں کہ ہر احمدی ان کا مطالعہ کر کے اپنے ایمان و اخلاص میں ترقی کرے۔ سلسلہ کی تاریخ کے لئے ان خطوط کی اشاعت نہایت ضروری تھی۔ اکثر خطوط کے چربے اور بعض کے بلاک بھی شامل کتاب ہیں۔ سائز بڑا۔ کاغذ عمدہ۔ لکھائی چھپائی بہتر اور صفحات ۷۹ ہیں۔ کسی بھی احمدی کا گھر ان برکات سے خالی نہیں رہنا چاہیئے۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔ اور ملنے کا پتہ سند حالی بک ڈپو رام گلی ۳ لاہور ہے۔

کیا آپ اپنی بیعت کی حقیقت پہ قائم ہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام "ریویو آف ریلیجنز" کی اشاعت کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"...... میری دانست میں اگر بیعت کرنے والے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں تو اس قدر تعداد (یعنی دس ہزار) کچھ بہت نہیں۔ بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔"

کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا ارشاد پہ عمل کرتے ہوئے آپ نے ریویو آف ریلیجنز کی خریداری قبول فرمائی؟ کیا آپ نے اس کی اشاعت کے لئے اپنی حسب توفیق کچھ عطیے بھجوائے؟ کیا آپ نے اپنے دوستوں میں اس کی اشاعت کی کوشش فرمائی؟

رسالہ کی سالانہ قیمت پاکستان و ہندوستان سے دس روپے اور ممالک بیرون کے لئے ایک پونڈ ہے۔ (وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۵۲ء

انگریزی کی کٹھ پتلیاں

روزنامہ "زمیندار" مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو مسئول "زمیندار" میاں اختر علی خاں کی صدارتی تقریر شائع ہوئی ہے۔ جو شیخوپورہ کے ایک "تحفظ ختم نبوت" کے جلسہ میں آپ نے فرمائی ہے اسمیں جناب نے فرمایا ہے

"پاکستان بن گیا انگریز کا نام و نشان
اس سرزمین سے نیست و نابود ہو گیا۔
انگریز چلا گیا مگر اپنی کٹھ پتلیوں کو یہاں
چھوڑ گیا۔"

میاں اختر علی خاں جب یہ تقریر فرما رہے تھے تو آپ کرزن فیشن تھے یعنی داڑھی اور مونچھ تازہ بتازہ صفا چٹ کروا کر آئے تھے۔ حاضرین نے بچشم خود ملاحظہ کر لیا۔ کہ انگریز واقعی اپنی کٹھ پتلیاں یہاں چھوڑ گیا ہے۔ آپ نے بش شرٹ پہنی ہوئی تھی جو انگریزی کی کٹھ پتلیوں کا خاص لباس ہے، خیر یہ تو ظاہری شکل و صورت کی بات ہے۔ آپنے جو تقریر کی وہ تمام کی تمام انگریزی فیشن کی تھی بنا بریں آپنے تقریر شروع کرنے سے پہلے بلکہ تعوذ و تشہد سے بھی پہلے زبان حال سے اپنے والد ماجد مدظلہ کا یہ شعر پڑھ لیا تھا۔

تم خیر خواہ دولت برطانیہ رہو
سمجھیں جناب قیصر ہند اپنا جاں نثار

اس کے بعد جناب نے اپنے والد ماجد مدظلہ کی تقریروں اور تحریروں سے مندرجہ ذیل حوالے زبان حال سے پڑھ کر سنائے۔

"بنی نوع انسان کو اطمینان رکھنا چاہیئے۔ کہ ابھی دنیا کے خاتمہ میں کچھ مدت باقی ہے۔ اس لئے کہ بدی اور گناہ بے ایمانی اور جھوٹ۔ چوری اور حرامکاری کے سیاہ بادلوں میں ہم کو ایک روپہلی کرن نظر آتی ہے۔ جس پر ہماری ہستی کی امیدیں قائم ہیں۔ اور وہ درخشاں شعاع دولت برطانیہ ہے۔ جو یورپ اور امریکہ کی شیطنت او دہابیانہ مادہ پرستی کی سیاہی میں یوں چمک رہی۔ جیسے خاک میں کندن دمکتا ہو۔" (زمیندار ۱۱ اکتوبر ۱۹۱۱ء)

"۔۔۔ انگریزی اور ترکی دونوں اسلامی سلطنتیں ہیں۔ اور ان سے مسلمانان عالم کی بہت سی امیدیں وابستہ ہیں" (از مولانا ظفر علی زمیندار ۱۱ اکتوبر ۱۹۱۱ء)

"زمیندار" سرکار انگریزی کا سچا خیر خواہ اور وفادار ہے۔ اور اس وفاداری کی تہ میں اس کی کوئی ذاتی غرض مخفی نہیں۔۔ وہ گورنمنٹ کا وفادار اور خیر سگال ہے تو صرف اس لئے کہ وہ ہندوستان میں سرکار انگریزی کے وجود باجود کو آیۂ رحمت سمجھتا ہے۔ اور ایسا سمجھنے میں اس کی کوئی ذاتی غرض مرکوز نہیں۔۔۔۔۔ زمیندار گورنمنٹ کا ایسا وفادار خادم ہے جو کسی غرض و مطلب کے بغیر اس پر اپنی جان نثار کرنا قومی و مذہبی فرض سمجھتا ہے اور وہ اپنی قوم کو بھی اپنے ہی جیسا خالص وفادار و عقیدت شعار بنانا چاہتا ہے۔"
(زمیندار ۲ار نومبر ۱۹۱۱ء)

"اس مذہبی آزادی اور امن و امان کی موجودگی میں اگر کوئی بدبخت مسلمان گورنمنٹ سے سرکشی کی جرأت کرے۔ تو ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ وہ مسلمان مسلمان نہیں"۔ (زمیندار ۱۱ر نومبر ۱۹۱۱ء)

"اگر خدانخواستہ گورنمنٹ انگلشیہ کی کسی مسلمان طاقت سے ان بن ہو جائے تو مسلمانان ہند اول تو آخر وقت تک گورنمنٹ سے یہی التجا کریں گے کہ وہ اس جنگ سے محترز رہے اگر ان کی استدعا شرف پذیرائی حاصل نہ کرے۔ اور گورنمنٹ کو لڑائی کے بغیر اپنی مصلحتوں کی بناء پر چارہ نہ رہے تو ایسی حالت میں مسلمانوں کو اس طرح سرکار کی طرف سے حلق آگ میں کود کر اپنی عقیدت مندی ثابت کرنی چاہیئے۔ جس طرح سرحدی علاقہ اور سمالی لینڈ کی لڑائیوں میں مسلمان فوجی سپاہیوں نے اپنے مذہبی اور قومی بھائیوں کے خلاف جنگ کر کے اس بات کا بارہا ثبوت دیا ہے۔ کہ اطاعت اولی الامر کے اصول کے وہ کس درجہ پابند ہیں"۔ (زمیندار ۱۲ر نومبر ۱۹۱۱ء)

اس کے بعد زبان قال سے میاں اختر علی خانصاحب نے فرمایا۔

"میرا عقیدہ ہے کہ جس طرح ہر مسلمان توحید رسالت اور ختم نبوت پر ایمان رکھتا ہے۔ اسی طرح میرزائیت کا استیصال ہمارے ایمان کا جزو ہے"

مرزائیت کے استیصال سے آپ کا مطلب "جماعت احمدیہ" کے استیصال سے ہے۔ جو آج سب مسلمانوں سے بڑھ کر "تحفظ ختم نبوت" کر رہی ہے۔ جس نے سرور کائنات خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم المرسلینی اور تا ابد زندہ نبی ہونے کا جھنڈا ان ممالک میں گاڑ دیا ہے۔ جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خود خدا تعالےٰ یا کم از کم اس کا بیٹا سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ آسمان پر زندہ اللہ تعالےٰ کے داہنے ہاتھ بیٹھا ہوا ہے۔ اور آخری دنوں میں زمین پر آکر بادشاہت کرے گا۔ اور جس کی نسبت بعض نادان مسلمان بھی خیال کرتے ہیں کہ وہی اسرائیلی نبی آکر اسلام کو بھی دنیا میں غالب کرے گا۔ کسی امتیٔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بس کی یہ بات نہیں۔

میاں اختر علی خاں اس جماعت کا استیصال کرنا چاہتے ہیں جس نے عیسائیت یعنی دین انگریز کا جامہ تار تار کر دیا ہے۔ اور اس کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیر دی ہیں ملاحظہ ہو۔

"یہ کتاب (براہین احمدیہ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام) دین اسلام اور نبوت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن شریف کی حقانیت کو تین سو مضبوط دلائل عقلی و نقلی سے ثابت کرتی ہے اور عیسائی آریہ نیچریہ ہنود اور برہمو سماج وغیرہ جمیع مذاہب مخالف اسلام کو از روئے تحقیق رد کرتی ہے۔"
(حضرت پیر صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی)

"میرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے۔۔۔۔۔ اس مدافعت نے نہ صرف عیسائی کے اس ابتدائی اثر کے پرخچے اڑا دیئے۔ جو سلطنت کے سایہ میں ہونے کی وجہ سے حقیقت میں اس کی جان تھا۔ اور ہزاروں لاکھوں مسلمان اس کے اس زیادہ خطرناک اور مستحق کامیابی حملہ کی زد سے بچ گئے۔ بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر اڑنے لگا۔"
(مولانا مولوی عبد اللہ العمادی ایڈیٹر اخبار وکیل امرتسر)

آج اگر میاں اختر علی خاں جماعت احمدیہ کا استیصال کرنے کے لئے اٹھے ہیں۔ یعنی اس جماعت کا جس کے پیشوا نے دین انگریز کی دھجیاں اڑا دیں۔ جس سے عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر اڑنے لگا۔ اور جس کی کھڑی کی ہوئی جماعت انگریز کے گھر میں جا کر اس کے دین کی آج بھی باقاعدہ دھجیاں اڑا رہی ہیں اور انگریز کا مرتیا مت تک کے لئے زندہ نبی حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازہ کی چوکھٹ پر جھکوانے کی جدوجہد میں مصروف ہے۔ تو یہ کوئی عجیب بات نہیں۔ کیونکہ انگریز جاتے جاتے اپنی کٹھ پتلیاں یہاں چھوڑ گیا ہے۔ جو احمدیت کا استیصال کر کے عیسائیت کے طلسم کا دھواں ہو کر اڑنے کا بدلہ لیں۔ انگریز کی یہ کٹھ پتلیاں ۱۹۰۷ء سے یہ تماشا کر رہی ہیں ؎

تم خیر خواہ دولت برطانیہ رہو
سمجھیں جناب قیصر ہند اپنا جاں نثار
(زمیندار)

صدقہ جاریہ میں — حصّہ لیں —

اس وقت احمدیت کی طرف لوگوں کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ روحیں حق کی تلاش میں دیوانہ وار چلی آرہی ہیں۔ صیغہ نشر و اشاعت کی طرف سے ہفتہ وار "التبلیغ" شائع ہو کر ہزاروں طالبان حق کی طرف بھیجا جا رہا ہے۔ مطالبات روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اخراجات بھی کئی گنا بڑھ گئے ہیں۔

صیغہ ہذا مشروط بآمد ہے۔ یعنی صدر انجمن سے اس صیغہ کو مالی امداد نہیں ملتی۔ بلکہ جماعتوں کی طرف سے چندہ اور احباب کی طرف سے عطیہ جات سے اس کے اخراجات پورے کئے جاتے ہیں۔ مگر بیرونی امداد اتنی نہیں مل رہی جس سے اس کے بڑھتے ہوئے اخراجات پورے کئے جاسکیں۔ احباب اس صیغہ کی امداد کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔ تاکہ مفید سلسلہ لٹریچر زیادہ سے زیادہ تعداد میں شائع کیا جاسکے۔ اللہ تعالےٰ آپ سب کو اس صدقہ جاریہ میں حصہ لینے کی توفیق بخشے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

شذرات

مقامِ نبوت کیا ہے؟

مولوی ادریس صاحب کاندھلوی اپنی ایک مشہور کتاب میں مقامِ نبوت پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

۱۔ انبیاءؑ کے قلوب رب العالمین کے اخلاص و محبت سے اس درجہ لبریز ہوتے ہیں کہ معصیت کے ارادوں کی بھی گنجائش ان میں نہیں ہوتی۔

۲۔ وہ فطرۃً اخلاقِ حسنہ اور اوصافِ جمیلہ و فضائل و مکارم سے مزین ہوتے ہیں۔

۳۔ انبیاء علیہم السلام کا حسب نسب نہایت اعلےٰ ہوتا ہے

۴۔ انبیاء اللہ کا غدر و خیانت سے پاک ہونا اور صدق و امانت سے موصوف ہونا بھی ضروری ہے۔ (ملخصاً از علم الکلام صفحہ ۲)

یہی مولانا اپنی ایک تازہ تصنیف (مسک الختام) میں فرماتے ہیں کہ

امتِ محمدیہ میں دجال آئیں گے انبیاءؑ نہیں آسکتے۔

ہم مولانا کاندھلوی اور ان کے ہم خیال علماءؑ سے عرض کریں گے کہ وہ کم از کم اتنا تو غور فرمائیں کہ مقامِ نبوت — جسے ہم جاری کہتے ہیں اور آپ بند سمجھتے ہیں — دراصل ہے کیا؟

اگر مقامِ نبوت وہی ہے جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ تو آپ کے ارشاد کا مطلب یہ ہوا کہ گزشتہ امتوں میں تو خدا کی محبت میں انتہائی طور پر گداز رہنے والے اخلاقِ حسنہ کے مالک اور صدق و امانت سے موصوف وجود پیدا ہوتے رہے تھے۔ مگر ہمارے آقاؐ کی امت ایسے وجودوں سے محروم ہے۔

خدارا تنہائی میں سوچئے کہ آپ کیا وعظ فرما رہے ہیں؟

مولانا اختر علی کا گنگا میں اشنان

"زمیندار" لکھتا ہے۔

"حیرت ہے آپ (مدیر الفضل) مولانا اختر علی خاں کے منہ آتے ہیں، جنہوں نے اپنے والدِ محترم کی خدمت میں رہ کر ادب و انشاء کے وہ موتی چنے ہیں کہ آپ کی نگاہ ان کی آب و تاب سے خیرہ ہو جائے۔ کیا آپ بھی ادب فہمی کا دعوےٰ رکھتے ہیں۔ جن کا کلام بلا مبالغہ کلام الامام یعنی آپ کے امام مرزا غلام احمد قادیانی کا سا ہوتا ہے"۔ (۱۹ ستمبر ۵۲ء)

مولانا سالک فرماتے ہیں:۔

"تعجب ہے کہ جس استادِ جہاں نے علامہ عمادی اور مولانا سلیم کو لکھنے پڑھنے کے قابل بنایا جس نے سالک و مہر کو خاکِ مذلت سے اٹھا کر ادیب و اخبار نویس اور شاعر بنا دیا۔ جس شخص کے ایک گوشہ چشم نے شیخ محمد اقبال سیالکوٹی "ڈاکٹر شیخ سر محمد اقبال ایم۔ اے۔ پی ایچ ڈی بیرسٹرایٹ لاء مصنف اسرار خودی رموز بے خودی پیام مشرق بانگ درا زبور عجم" بن گئے وہ اپنے فرزند ارجمند کو ۴۳ سال کی صحبت و تربیت میں اردو کی چار صحیح سطریں لکھنا بھی نہ سکھا سکا۔ خدا جانے بیج ناقص ہے یا زمین ہی شور زار ہے۔ بعض لوگ کتنے محروم القسمت ہیں کہ گھر میں گنگا بہہ رہی ہے اور پیاسے بیٹھے ہیں"۔ (انقلاب ۴ مارچ ۲۸ء)

بیج یا زمین کے قصوں میں الجھنے والے بزرگ زمیندار کا یہ اعلان بڑی دلچسپی سے مطالعہ فرمائیں گے کہ مولانا ظفر علی کے فرزند ارجمند اب گنگا کے کنارے پیاسے نہیں بیٹھے۔ بلکہ اس میں اشنان کر رہے ہیں۔ اور ادب و انشاء کے موتی بھی چن رہے ہیں۔

حکومتِ پاکستان سے مولانا ظفر علی کا مطالبہ

مولانا ظفر علی فرماتے ہیں:۔

"میرا شمار خود مولویوں کی جماعت میں ہے۔ اس لئے ان کی حقیقت سے خوب واقف ہوں۔ میں پوری جرأت سے مسلمانوں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ ان ملاؤں کو ایک منٹ بھر بھی مہلت نہ دیں اور انہیں اپنی سیاست اور دین دونوں دائروں میں سے یک لخت خارج کر دیں۔ کیونکہ وہ نہ سیاست سے واقف ہیں اور نہ ہی مذہب کی حقیقت سے آگاہ ہیں۔

وہ صرف فریب اور دجل کے ماہر ہیں اور اپنی ذاتی اغراض کے بندے ہیں وہ راہبر نہیں راہزن ہیں"۔ (زمیندار ۱۵ اپریل ۲۹ء)

اسی کی تائید میں اخبار "زمیندار" نے ۲۴ ستمبر ۱۹۵۲ء کی اشاعت میں یہ آواز بلند کی ہے۔

"ہمیشہ علماء و مبلغین کی جماعت نے اٹھ کر قوم کو اصلاح و ترقی کا پیغام دیا ہے۔ لیکن پاکستان کے بیشتر علماء کی جو حالت ہے وہ سب کے سامنے ہے"۔

ہم حکومت سے پُر زور سفارش کرتے ہیں کہ وہ "مرزائیوں" کے حقوق محفوظ کرنے سے پہلے علماء کرام و رہبران طریقت کے حقوق محفوظ کرنے کا اعلان کرے اور انہیں حضرت ظفر الملت والدین کے پرانے مطالبہ کے مطابق دین و سیاست سے خارج کر کے غیر مسلم اقلیت قرار دے دے۔

الیکشن میں ناموس رسالت کی فروخت

آخر جنوری ۱۹۴۶ء کا ذکر ہے کہ جناب صاحبزادہ فیض الحسن صاحب قادیان تشریف لائے۔ اور خان بہادر قاسم علی صاحب اور چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی معیت میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور درخواست کی کہ الیکشن میں ان کی مدد کی جائے

چنانچہ حضور نے یہ درخواست منظور فرمالی۔ اور احمدیوں نے ان کے حق میں ووٹ ڈالے۔ لیکن جب الیکشن ختم ہو گیا تو اپنی ناکامی پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ پروپیگنڈا شروع کر دیا۔ کہ احمدیوں نے میری کوئی امداد نہیں کی۔ اس پر حضرت اقدس نے ایک خطبہ جمعہ میں صاحبزادہ صاحب کی ملاقات کا تفصیلی ذکر کیا۔ اور جماعت سے فرمایا۔

"اس سے پہلے مولوی ظفر علی صاحب کو جو کہ سنٹرل اسمبلی کے ممبر بنے ہیں۔ انہیں بھی ہماری جماعت نے ووٹ دیئے تھے۔ کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر ایک احراری مسلمان قوم کے لئے زیادہ مفید ہو سکتا ہے۔ تو ہم احراری کو کیوں ووٹ نہ دیں۔ ہر مسلمان جو سیاست کے لحاظ سے مسلمان کہلاتا ہے اگر ہم اس کے متعلق یہ سمجھتے ہوں کہ وہ زیادہ اچھا کام کر سکتا ہے۔ تو ہمارا فرض ہے کہ ہم اسے ووٹ دیں"۔

(الفضل ۲۰ مارچ ۴۶ء)

ہمارا یقین تھا کہ صاحبزادہ صاحب اس تفریح کے بعد اپنے نانا کی حدیث (من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ) کے ماتحت جذبات تشکر کا قومی و عملی مظاہرہ فرمائیں گے۔ چنانچہ ہماری یہ توقع سو فیصدی ثابت ہو رہی ہے۔ اور آپ نے حدیث نبوی کے عین مطابق اس جماعت سے بائیکاٹ کرنے کی مہم جاری کر رکھی ہے جس نے کسی وقت ان کے انتخابی کشکول کو اپنے ووٹوں سے بھر دیا تھا۔

کیا اس خطۂ پاک میں کوئی ایک بھی ایسا مسلمان نہیں۔ جو آپ سے یہ دو ٹوک سوال کرے کہ اگر احمدیوں سے بائیکاٹ کرنا ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے ضروری ہے تو الیکشن مارکیٹ میں ناموس رسالت فروخت کرنے کے علاوہ اب آپ کیا درس دینا چاہتے ہیں؟

بخاری صاحب مبلغ قرآن کی حیثیت میں

بخاری صاحب نے کہا ہے:۔

"ہماری جماعت سیاسیات کو بالکل چھوڑ چکی ہے۔ اب ہمارا پروگرام قرآن و حدیث کی تبلیغ کرنا ہے"۔

(تسنیم ۱۶ ستمبر ۵۲ء)

سیاسیات سے تائب ہونے کے بعد آپ جس والہانہ انداز میں قرآن و حدیث کی تبلیغ فرما رہے ہیں اس کے چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

"پاکستان کے تمام مسلمان مرزائیوں سے احتجاجاً بائیکاٹ کر دیں"۔

(آزاد کانفرنس نمبر صفحہ ۱۳)

"میں حکومت سے پوچھتا ہوں کہ بشیر نے ربوہ میں اپنی ریاست نہیں بنا رکھی۔ اپنے تھانے اپنی پولیس اور اپنی عدالتیں نہیں ہیں۔ میں پوچھتا ہوں اس متوازی حکومت کی آزادی کس قانون کے ماتحت جائز ہے"۔

(آزاد ۵ جون ۱۹۵۱ء)

"مرزائیوں نے احرار کے خلاف پروپیگنڈے کی مہم جاری رکھنے کے لئے لاکھوں روپیہ کا کاغذ اکٹھا خرید لیا ہے۔ (")

"مرزائی افسروں کے دفتروں کی تلاشیاں لی جائیں اور دیکھا جائے کہ انہوں نے کس طرح امپورٹ اور ایکسپورٹ شروع کر رکھے ہیں"۔ (")

قرآن مجید کی حقانیت، احادیث کی فوقیت ان کی پُر حکمت تعلیم اور اس کے فلسفہ کے متعلق بخاری صاحب نے جس خوبی سے اوپر بحث فرمائی ہے۔ یہ صرف امیر شریعت کا ہی حصہ ہے۔ اور وہ ہندو یا عیسائی جو ان روحانی نکات سے لبریز ارشادات کو سن کر بھی حلقہ بگوش اسلام نہ ہوں۔ ان کے عقل و دماغ پر کوئی ہوشمند ماتم کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

سچائی ۔ دیانت اور محنت قومی ترقی کیلئے ضروری ہیں

(از مکرم احمدؐ صادق محمود صاحب متعلم جامعہ احمدیہ احمدؐ نگر)

ہمیں قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حقیقی ترقی جنتی زندگی کو حاصل کرنا اور اس کا آخری مقام "اعلیٰ علیین" کا مرتبہ پانا ہے۔ اور پستی اور تنزل جہنم کی زندگی میں مبتلا ہونا اور اس کی آخری منزل "اسفل السافلین" میں لوٹایا جانا ہے۔

قوم افراد کے مجموعے کا نام ہے۔ اگر افراد کی زندگیوں میں بہشتی زندگی کی جھلک نمایاں ہوگی۔ تو وہی قوم ترقی یافتہ کہلانے کی مستحق ہوگی۔ لیکن اگر انفرادی زندگیاں دوزخیوں کی زندگی سے مشابہ ہونگی تو وہی قوم تنزل یافتہ کہلائے گی۔

سچائی ۔ دیانت اور محنت ایسی راہیں ہیں۔ کہ ان پر ہی گامزن ہو کر انسان اس دنیا میں اپنی انفرادی اور قومی زندگی کو بہشت کا نمونہ بنا سکتا۔ اور آخرت میں اس کے بدلے میں اعلیٰ علیین میں جگہ پا سکتا ہے۔

میں ان میں ہر شق کو علیحدہ علیحدہ لیتا ہوں۔

سچائی :- سچائی کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قال اللّٰہ ھذا یوم ینفع الصادقین صدقھم لھم جنات تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا ابدا ؕ رضی اللّٰہ عنھم ورضوا عنہ ۔ ذالک الفوز العظیم ۔ یعنی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کہ آج کے دن صادقوں کو ان کا صدق ہی نفع دے گا۔ ان کو اس کی بدولت باغات عطا کئے جائیں گے۔ جن کے نیچے سے نہریں چلیں گی۔ اور ان میں ان کو ابدی زندگی بھی عطا کی جائیگی۔ کیونکہ اللہ ان سے راضی ہوگا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ سے۔ اور یہی اصل اور بڑی کامیابی ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ علیکم بالصدق فان الصدق یھدی الی البر وان البر یھدی الی الجنۃ۔ یعنی تم سچائی کو لازم پکڑو۔ کیونکہ سچائی نیکی کی اور نیکی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ پس سچائی پر ہی ترقی کا مدار ہے۔ کیونکہ اسی سرچشمہ سے اعمال صالحہ کا فیضان ہوتا ہے۔ اور اعمال صالحہ کے ذریعہ ہی انسانی زندگی جنت کا نمونہ بن جاتی ہے۔ اور آخرت میں حقیقی جنت نصیب ہوتی ہے۔ جس کا وعدہ مومنوں کو دیا گیا ہے۔ نیز جہاں سچائی اعمال صالحہ کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ وہاں اعمال شنیعہ کا سدباب کرنے والی بھی ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں بے شمار بدیوں میں گرفتار ہوں۔ کوئی ایسی بات بتائیے جس کے ذریعہ میں ان سے راہِ نجات حاصل کر سکوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ھل تعاھدنی علی ترک الکذب ۔ یعنی تو آئندہ کے لئے یہ عہد کر کہ جھوٹ کو ترک کر دے گا۔ اور ہمیشہ سچ بولا کرے گا۔ چنانچہ اس نے عہد کیا اور چلا گیا۔

اس کے بعد جب کبھی وہ کسی گناہ میں ہاتھ ڈالتا۔ تو فوراً اس خیال سے دستکش ہو جاتا۔ کہ اگر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق مجھ سے دریافت فرمایا۔ تو اگر میں اثبات میں جواب دوں گا۔ تو سزا پاؤں گا۔ اور خجالت و ندامت کا مُنہ دیکھنا ہوگا۔ اگر نفی میں جواب دوں گا۔ تو جھوٹ کا مرتکب ٹھہروں گا۔ اور میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیشہ سچ بولنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ چنانچہ محض سچائی کی بدولت وہ تمام برائیوں سے چھٹکارا پا گیا۔ اور اس کا شمار نیکوکاروں اور پارساؤں میں ہو گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ سچائی تمام برائیوں کی تریاق اور تمام نیکیوں کے اکتساب کا ذریعہ ہے۔ اگر افراد میں سچائی موجود ہوگی۔ تو قوم میں افعال شنیعہ اور جرائم کا قلع قمع ہو جائے گا۔ اور اعمال صالحہ اور اخلاق حسنہ کا دَور دورہ ہوگا۔ جس کے نتیجہ میں وہ قوم کبھی تنزل اختیار نہیں کر سکتی بلکہ ہمیشہ ترقی کی شاہراہ پر گامزن رہے گی۔

دیانت :- قومی ترقی کے لئے دیانت کی ضرورت اور اس کی اہمیت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ان ارشادات سے واضح ہے۔ آپ فرماتے ہیں :-

"انفرادی دیانت جب کسی قوم میں پیدا ہو جاتی ہے۔ تو وہ اقتصادی طور پر بڑھتی چلی جاتی ہے : مگر یہ انفرادی دیانت دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک تجارتی دیانت اور ایک اخلاقی دیانت۔" "جس قوم میں اخلاقی دیانت پیدا ہو جائے۔ اس کا اخلاقی طور پر دوسروں کے قلوب پر سکہ بیٹھ جاتا ہے۔ .... لیکن جس قوم میں قومی دیانت ہو۔ تجارتی دیانت بھی ہو۔ اور اخلاقی دیانت بھی ہو۔ تو وہ قوم تو ایک پہاڑ ہوتی ہے۔ .... اس کے ذریعہ اور قومیں حوادث اور مصائب سے بچائی جاتی ہیں۔ اور دنیا کے لئے ایک تعویذ ہو جاتی ہے۔"

اور پھر فرماتے ہیں :-

"بہترین اخلاق جن کا پیدا کرنا کسی قوم کی زندگی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ وہ سچ اور دیانت ہے۔ جس قوم میں سچ پیدا ہو جائے۔ اور جس قوم میں دیانت آ جائے۔ وہ قوم نہ کبھی ذلیل ہو سکتی ہے۔ اور نہ کبھی غلام بنائی جا سکتی ہے۔ سچائی اور دیانت دونوں کا فقدان ہی کسی قوم کو ذلیل بناتا ہے۔ اور ان دونوں کا فقدان ہی کسی قوم کو غلام بناتا ہے۔" اور آگے فرماتے ہیں :-

"اگر تم ان دو اخلاق کو جماعت کے اندر پیدا کرنے میں کامیاب ہو جاؤ۔ تو تم جماعت کی اتنی بڑی خدمت کرتے ہو۔ کہ اس کی قیمت کوئی انسان نہیں لگا سکتا۔ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی .... اس خدمت کا اندازہ لگا سکتی ہے۔ اور تمہیں بڑے سے بڑا بدلہ دے سکتی ہے۔" (از خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷ر فروری ۱۹۳۹ء)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ان ارشادات سے یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ قومی ترقی کے لئے سچائی اور دیانت نہایت اہم اور ضروری ہیں۔ اس پر مزید کچھ بیان کی گنجائش و ضرورت نہیں ہے۔

محنت :- محنت ایک ایسی چیز ہے۔ کہ اسی کے ذریعہ انسان خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کر سکتا اور اس کی ملاقات کے ثمر سے بہرہ ور ہو سکتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا ایھا الانسان انک کادح الی ربک کدحا فملاقیہ ۔ یعنی اے انسان۔ اگر تو میری ملاقات اور معرفت چاہتا ہے۔ تو محنت کرنے والا بن۔ اسی صورت میں تو اپنے رب کو مل سکیگا۔ پس خدا تعالیٰ کی معرفت کے لئے محنت کو شرط قرار دیا گیا ہے۔ اگر قوم کے افراد تمام ترقیوں کے اس منبع و منتہیٰ کو پا لیں۔ تو اس قوم کے لئے اس سے بڑی ترقی اور کیا ہو سکتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ محنت کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں :- "جس قوم میں یہ عادت پیدا ہو جائے۔ اس کی اقتصادی حالت اچھی ہو جائے گی۔ اس سے سوال کی عادت دور ہو جائیگی۔ اس کے افراد میں سستی نہیں پیدا ہوگی۔ پھر جن لوگوں کی اقتصادی حالت اچھی ہوگی۔ وہ چندے بھی زیادہ دے سکیں گے۔ بچوں کو تعلیم دلا سکیں گے۔ اور اس طرح ان کی اخلاقی حالت درست ہوگی۔ اس کے اور بھی بہت سے فوائد ہیں۔ مگر سب سے اہم امر یہ ہے۔ کہ اس سے مذہب کو تقویت ہوتی ہے۔ اور دنیا سے غلامی مٹتی ہے۔"

(الفضل ۷ر مارچ ۱۹۳۹ء جلد ۲۷ نمبر ۶۲ صفحہ ۳ کالم ۳)

پس سچائی ۔ دیانت اور محنت ہی ایسی راہیں ہیں۔ جو حقیقی ترقی کی منزل تک پہنچانے والی ہیں۔ اور یہی وہ اوصاف ہیں۔ جن کے وجود سے انفرادی اور قومی زندگی بہشت کا نمونہ اور ان کے فقدان سے ہی دوزخ کا نمونہ بن کر رہ جاتی ہے۔ چنانچہ وہ گھر یا کنبہ جس کے افراد راست گفتار ۔ دیانتدار اور محنت کے عادی ہوتے ہیں۔ وہ گھر اطمینان ۔ سکھ اور چین کی زندگی کا مسکن ہوتا ہے۔ کیونکہ بسبب راستبازی و دیانتداری کے تمام افراد کو ایک دوسرے پر اعتماد و اعتبار ہوتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں وہ باہمی انشقاق۔ جھگڑا و فساد کی ویران کن آندھیوں سے کوسوں دور رہتے ہیں۔ نیز اخلاق فاضلہ کے زیور سے مزین ہوتے ہیں۔ اور بوجہ محنتی ہونے کے سستی ۔ اقتصادی بدحالی ۔ بے روزگاری اور تنگدستی کے چنگل سے محفوظ رہتے ہیں۔ گویا وہ بہشت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ لیکن اس کے برعکس جس گھر کے افراد سچائی ۔ دیانت ۔ اور محنت کے اوصاف سے عاری ہوتے ہیں۔ لازمی طور پر ان کے درمیان سے باہمی اعتبار اور اخلاق حسنہ اٹھ جاتے ہیں۔ اور ان کی جگہ باہمی انشقاق۔ جھگڑا و فساد ۔ اقتصادی بدحالی اور طرح طرح کے جرائم لے لیتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں وہ نہایت حزن و ملال اور بے چینی و بے قراری اور نہایت پستی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ گویا دوزخ کا نمونہ ہوتا ہے۔ بالکل یہی حال قوم کا بھی ہے۔ اگر قوم کے افراد راست گفتار ۔ دیانت دار اور محنت کے عادی ہوں گے۔ تو اس قوم کی مثال خوشحال ۔ ترقی یافتہ اور جنت نما گھر کی ہوگی۔ اگر یہ چیزیں مفقود ہوں گی۔ تو وہ قوم بدحال گھر کے مانند باہمی انشقاق ۔ فتنہ و فساد ۔ اقتصادی بدحالی اور سستی اور کسل کی آماجگاہ بن کر رہ جاتی ہے۔ اور یہی مرتبہ اسفل السافلین کا ہے۔ پس قومی ترقی کے لئے ان تینوں اخلاق کا پیدا کرنا نہایت ضروری ہے۔

آفتاب اسلام کے طلوع سے قبل سرزمین عرب پر جھوٹ ۔ فریب ۔ بد دیانتی و بے کاری کی تاریک گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں۔ لیکن جونہی اس آفتاب درخشاں نے اپنی تیز کرنیں ان پر مرکوز کیں۔ وہ ظلمت کے بادل چھٹ گئے۔ اور سارا عرب سچائی ۔ دیانت اور محنت و عزم کی روشنی سے جگمگا اٹھا۔ اور اہل عرب "اسفل السافلین" سے نکل کر "اعلیٰ علیین" کے بلند مقام تک پہنچ گئے۔ وہ اس روشنی کو ساتھ لے کر دنیا کے اطراف میں نکلے ۔ اور ان کو بھی اسی نور سے منور کر دیا۔ چنانچہ مسلمانوں کی راستبازی دیانتداری اور محنت و استقلال اس حد کو پہنچا ہوا تھا۔ کہ جو ملک فتح ہو جاتا تھا۔ وہاں کے لوگ مسلمانوں کے ان اوصاف کے اس قدر گرویدہ ہو جاتے تھے۔ کہ باوجود اختلاف مذہب کے ان کی سلطنت کا زوال نہیں چاہتے تھے۔ یرموک کے معرکہ میں مسلمان جب شام کے اضلاع سے نکلے۔ تو تمام عیسائی رعایا نے پکارا۔ کہ "خدا تم کو پھر اس ملک میں لائے۔" اور یہودیوں نے توریت ہاتھ میں لے کر کہا۔ کہ "ہمارے جیتے جی قیصر اب یہاں نہیں آ سکتا۔" چنانچہ ایسی بے شمار سنہری حروف سے لکھی ہوئی مثالوں کے ساتھ اسلامی تاریخ کے صفحات ممیز و مزین ہیں۔ جب تک مسلمانوں میں یہ اوصاف موجود رہے۔ ہر گام پر ترقی ان کی قدم بوسی کرتی رہی ۔ لیکن جس وقت سے انہوں نے ان اوصاف کو خیرباد کہا۔ بدبختی اور تنزل نے ان کو آ گھیرا۔ اور وہ قعر ذلت میں گرتے چلے گئے۔ لیکن ان کی مخالف قومیں کہ کچھ عرصہ قبل ان کے اور مسلمانوں کے درمیان یہی اوصاف و اخلاق مابہ الامتیاز تھے۔ اور وہ مسلمانوں کے بالمقابل کوئی حیثیت نہ رکھتی تھیں۔ انہی چیزوں کو اپنا کر دنیا کی ترقی یافتہ قومیں کہلا رہی ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنا قانون بیان فرما دیا ہے کہ "ان اللّٰہ لا یضیع عمل عامل منکم" چنانچہ جب مسلمانوں نے ترقی کی ان سنہری راہوں کو ترک کر دیا اور یورپین قوموں نے ان پر قدم مارا۔ تو خدا تعالیٰ نے اپنے قانون کے ماتحت مسلمانوں سے ترقی چھین لی ۔ اور انہیں عطا کر دی ۔ پس مسلمانوں کے تنزل کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے۔ کہ انہوں نے بدقسمتی سے ان اخلاق کو بھلا دیا تھا۔ جس کے نتیجہ میں وہ

(باقی صفحہ ۷ پر)

ہر شخص کو حق ہے کہ وہ اپنے خیالات کی ترویج و اشاعت کرے

اسلام سے زیادہ فراخ دل اور روادار دنیا کا کوئی مذہب نہیں ہے

(منقول از روزنامہ انجام کراچی یکم اکتوبر ۱۹۵۲ء)

مذہبی مسائل ہوں یا سیاسی معاملات، علمی مقدمے ہوں یا ادبی گتھیاں ان سب میں اختلافِ فکر و نظر ناگزیر ہے۔ زید ایک مسئلہ کو کسی اور زاویہ نگاہ سے دیکھتا ہے اور خالد کا نقطہ نظر کچھ اور ہے۔ دونوں کو حق ہے کہ اپنے اپنے خیالات کی ترویج و اشاعت کریں۔ اپنے نظریہ کی صحت پر اصرار کریں۔ اپنے افکار کو دلیل اور استدلال کا تابع کریں۔ یہ سننے والوں کا کام ہے۔ کہ وہ ان دونوں کے خیالات و نظریات کو سنیں، جانچیں، پرکھیں پھر کسی ایک کو قبول کر لیں۔ اور دوسرے کو مسترد کر دیں۔

معاملہ اگر یہیں تک ہو۔ تو کوئی مضائقہ نہیں۔ دشواری اُس وقت پیش آتی ہے جب زید اور خالد اپنے اپنے مسلک کی تائید و حمایت میں "رفع یدین" شروع کر دیتے ہیں۔ یہ وہ مرحلہ ہوتا ہے۔ جب زید اور خالد کے حامی دلیل اور منطق سے دستبردار ہو جاتے ہیں اور معاملہ کا فیصلہ ڈنڈے اور چاقو پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ گویا جو جتنا طاقتور ہے اتنا ہی زیادہ برسرِ حق ہے۔ اور جو جتنا زیادہ کمزور ہے اتنا ہی زیادہ برسرِ باطل ہے۔ ظاہر ہے۔ معاملات کو طے کرنے اور یکسو کرنے کا یہ طریقہ نہ صرف نامعقول نامناسب اور غیر پسندیدہ ہے۔ بلکہ اسلام کی روح اور فلسفہ کے بھی خلاف ہے۔

حدیثِ نبوی ہے۔ اختلاف اُمتی رحمۃ۔ یعنی مسلمانوں کا اختلاف باعثِ رحمت ہے۔ اختلاف کو باعثِ رحمت اس لئے فرمایا۔ کہ اس کا مقصد احقاقِ حق یعنی حق کا ثابت کرنا ہوتا ہے۔ بات کی پچ، ضد، اور ہٹ دھرمی مسلمان کی شان کے خلاف ہے۔ لیکن موجودہ زمانہ میں اختلاف رحمت کی بجائے زحمت بن گیا ہے۔ اس سے سر پھٹتے ہیں، چاقو چمکتے ہیں، لاٹھیاں چلتی ہیں، سب و شتم کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اور یہ سلسلہ صرف اُس وقت بند ہوتا ہے۔ جب دونوں لڑتے لڑتے تھک جائیں یا حکومت مداخلت کرے اور دونوں میں سے ایک کی یا دونوں کی زبان بند کر دے۔

اگر اختلافِ مسلم باعثِ رحمت نہ ہوتا۔ تو آج مسلمان بھی دوسری قوموں کی طرح مجہول اور معطل ہوتے۔ یہ جو ان میں علم کی وسعت نظر آ رہی ہے۔ یہ نتیجہ ہے۔ اختلافِ فکر و نظر کا۔ اس اختلافِ فکر و نظر کے باعث مسلمانوں کی فقہ تفسیر اور دینیات کی تکمیل ہوئی۔ امام محمدؒ اور امام ابو یوسفؒ، امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد رشید تھے۔ لیکن بایں ہمہ فقہ کی مستند اور متداول کتابوں ہدایہ، شرح، وقایہ، ارتقاء وغیرہ کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہو سکتی ہے۔ کہ متعدد ایسے مسائل ہیں۔ جن میں شاگرد اور استاد کا اختلاف آخر وقت تک قائم رہا۔ لیکن نہ شاگرد نے استاد کا دامن چھوڑا اور نہ استاد نے شاگرد کو عاق کیا۔

اختلافِ فکر و نظر کا بڑھتے بڑھتے سب و شتم اور مار پیٹ تک پہنچ جانا اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ فریقین میں سے ہر فریق حق اور خلوص کا اجارہ دار صرف اپنے تئیں سمجھتا ہے۔ اور اپنی ہر بات کو منزل من اللہ اور ملہم بالغیب سمجھتا ہے۔ اور دوسرے کے ہر قول اور ہر دلیل و ہر استدلال کو لغو اور ہیچ۔ یہ بالکل ممکن ہے۔ کہ بحث و گفتگو کا نتیجہ یہ نکلے۔ کہ اختلاف رفع نہ ہو قائم رہے۔ لیکن ایک مسلمان کے لئے یہ قطعاً ناممکن ہے کہ وہ صرف اپنے آپ کو مخلص اور دوسروں کو یکسر خود غرض اور غیر سمجھ لے۔ پھر یہ کتنے افسوس کی بات ہے۔ کہ یہ مرض جتنا مسلمانوں میں زیادہ عام ہو چکا ہے۔ اور جتنا عام زیادہ ہوتا جا رہا ہے۔ دوسری قوموں اور ملتوں میں کہیں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اور بالفرض محال ملتی بھی ہو۔ تو مسلمان اس دنیا میں دوسروں کی پیروی کیلئے نہیں بھیجے گئے ہیں۔ انہیں دنیا کی امامت بارگاہِ الٰہی سے تفویض ہوئی ہے۔ وہ اس لئے نہیں ہیں کہ دوسروں کی پیروی کریں اس لئے ہیں۔ کہ دوسرے ان کی پیروی کریں۔

اسلام سے زیادہ فراخدل اور روادار دنیا کا کوئی مذہب نہیں ہے۔ پھر مسلمانوں کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ وہ روز بروز تنگ دل، تنگ نظر اور نارواداری بنتے چلے جا رہے ہیں؟ کیا اسلام بدل گیا۔ یا مسلمانوں نے اپنے اندر تبدیلی پیدا کر لی ہے؟ نہیں اسلام کبھی نہیں بدل سکتا وہ تو ایک حقیقت ہے۔ صداقت ہے۔ حقیقت تغیر پذیر نہیں ہوتی۔ صداقت بھی تبدیلی قبول نہیں کرتی۔ وہ اٹل ہوتی ہے۔ اور اٹل رہتی ہے۔ یہ مسلمان ہیں۔ جو بدل گئے ہیں۔ جنہوں نے قرآن کی تعلیمات اور اسلام کے احکامات کو بھلا دیا ہے۔ مسلمانوں نے جب تک قرآن اور اسلام کا دامن پکڑے رکھا۔ وہ حیرت انگیز اور معجزانہ طور پر ترقی کرتے رہے۔ آگے بڑھتے رہے۔ اور جس روز سے ان کا یہ رشتہ کمزور ہوا ہے اسی دن سے وہ ہیں۔ اور انحطاط اور زوال!

مسلمان اگر اپنی زندگی کو اسلامی سانچہ میں ڈھالنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں رحماء بینہم کی عملی تفسیر بننا پڑے گا۔ اقبال نے مردِ مومن کی کتنی سچی اور اچھی تعریف کی ہے ؂

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

یہی وہ نمونہ ہے، جس کو عملی پیکر بن کر مسلمان صحیح معنی میں مسلمان کہلائے جانے کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ ورنہ وہ۔ وہ مسلمانان درگور و مسلمانی در کتاب کا نمونہ بن کر رہ جائیں گے۔ (رئیس احمد جعفری)

مجلس رابطہ و اتحاد بین المسلمین اپنی پوزیشن واضح کرے!

منظور شدہ قرارداد کی روشنی میں کیا قادیانی فرقہ کیخلاف منافرت پھیلائی جا سکتی ہے

(منقول روزنامہ نوائے وقت ۹ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

مجلس رابطہ و اتحاد بین المسلمین کے اجلاس کی کاروائی اخبارات میں نظر سے گذری۔ اس مجلس کا تعارف روزنامہ "زمیندار" ۲ اکتوبر میں یوں کرایا گیا ہے۔

مجلس رابطہ و اتحاد بین المسلمین نے جسے مختلف فرقوں کے نزاعی معاملات میں حکومت کو مشورہ دینے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ متفقہ طور پر اپنے اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی ہے۔ مذکورہ اجلاس حال میں سول سیکرٹریٹ کے کمیٹی روم میں منعقد ہوا۔

(ا) پاکستان کے اتحاد و استحکام کے لئے لازمی ہے۔ کہ جملہ مذہبی فرقے اپنے اپنے اعتقادات کی اختلافی رائے کے اظہار سے قطعاً احتراز کریں۔ اور ان کی تفاصیل کو عام مقامات پر ایسے انداز سے پیش کرنے سے دست کش رہیں۔ جن سے کسی دوسرے فرقے کے جذبات کو ٹھیس لگنے یا اس کے افراد میں اشتعال پیدا ہونے کا احتمال ہو۔ یا آپس میں منافرت کے جذبات پیدا ہونے کا امکان ہو۔

(ب) مقررین، صحافی اور مصنفین کو جو دونوں فرقے سے متعلق ہوں۔ لازم ہے کہ وہ اپنی تقاریر مقالات اور تحریروں میں ایسے انداز سے احتراز کریں جس سے دونوں فرقوں کے جذبات مشتعل ہونے یا ان میں باہمی منافرت پیدا ہونے کا احتمال ہو۔

(ج) قرارداد میں عام مقامات کی تعریف کی گئی ہے کہ ہر وہ مقام جہاں ہر مسلمان جا سکتا ہے۔ مثلاً پارکس باغات۔ مساجد اور ہر ایسی جگہ جہاں نماز وعظ درس تدریس اور تعزیت ہوتی ہو۔

اراکین شریک اجلاس:۔ مولوی غلام محی الدین۔ مولوی احمد علی۔ علامہ حافظ کفایت حسین، مولانا ابو الحسنات، نواب احسان الٰہی۔ مولانا داؤد غزنوی۔ ملک صادق علی۔ مولانا محمد بشیر۔ مولانا علاؤ الدین صدیقی مولوی محمد ادریس۔ مولوی محمد عبد الحلیم قاسمی۔ سید ہادی علی شاہ۔ سید مظفر علی شمسی۔

متذکرۃ الصدر علمائے کرام کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ ازراہ کرم ہمیں بتائیں۔

(۱) کہ مجلس رابطہ و اتحاد بین المسلمین کب سے معرض وجود میں آئی ہے؟

(۲) اس مجلس کی تشکیل کے فرائض حکومت نے انجام دیئے ہیں۔ یا پاکستان کی کسی سیاسی یا مذہبی جماعت نے؟

(۳) قرارداد الف سے پہلے کہا گیا ہے۔ کہ مجلس رابطہ و اتحاد بین المسلمین نے جسے مختلف فرقوں کے نزاعی معاملات میں حکومت کو مشورہ دینے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ اس فقرے میں "مقرر کیا گیا ہے" فعل مجہول ہے۔ مہربانی کر کے عوام کو بتلایا جائے۔ کہ مجلس کو کس نے مقرر کیا ہے۔ کہ حکومت کو مشورہ دیا کرے؟

(۴) "فرقوں کے نزاعی معاملات" کی تشریح فرمائیں۔ کہ فرقوں میں کیا قادیانی فرقہ بھی شامل ہے؟ نہ حکومت نے اس وقت تک اسکو غیر اسلامی فرقہ (اقلیت) قرار دیا ہے۔ اور نہ ہی آپ نے اپنی قرارداد میں اس امر کی تصریح کی ہے۔ کہ "فرقوں کے نزاعی معاملات" کی بحث میں قادیانی فرقہ خارج از بحث ہے۔ یعنی کیا قادیانی فرقہ کے اعتقادات کی اختلافی آراء کے اظہار کی اجازت ہے؟ کیا قادیانیوں کے خلاف کھلے بندوں سڑکوں۔ باغوں۔ مسجدوں۔ نماز وعظ اور درس و تدریس کی جگہوں پر ان کے معتقدات ایمانیات اور الہامات وغیرہ کا کھلے بندوں ذکر کر سکتے ہیں؟ خواہ ان کے جذبات مشتعل ہوں اور باہمی منافرت بھی پیدا ہو؟

(۵) مجلس رابطہ اتحاد بین المسلمین سرکاری مجلس ہے یا نیم سرکاری یا عوامی؟ اگر سرکاری ہے تو اس کے ارکان کو وظیفہ وغیرہ ملے گا۔ یا اعزازی طور پر کام کرنا ہوگا؟

(۶) ہم پورے حسن ظن کے ساتھ عرض کرتے ہیں۔ کہ براہ کرم مسلمانوں کو صاف صاف بتا دیا جائے۔ کہ سول سکرٹریٹ کے کمیٹی روم میں کیا آل مسلم پارٹیز کنونشن کے نصب العین کا "مرغا" تو ذبح نہیں کر دیا گیا؟ اور اگر خدانخواستہ "نماز" ہو چکی ہے۔ تو عامۃ المسلمین کسی "اور تکبیر اولیٰ" کا اہتمام کریں؟

(۷) مولانا احمد علی۔ علامہ حافظ کفایت حسین مولانا ابو الحسنات، مولانا داؤد غزنوی۔ مولانا علاؤ الدین صدیقی مولانا محمد ادریس وغیرہم متفقہ طور پر واضح بیان دیں کہ کیا آل مسلم پارٹیز کنونشن کے جلسے جلوس تحریریں اور تقریریں قادیانیوں کے خلاف بدستور جوش و خروش اور ولولہ انگیزی کے ساتھ جاری رہیں گی؟ اور کیا ایسا کرنا آپ کی قرارداد (ا) اور (ب) کے منافی تو نہیں ہے؟

ارکان مجلس رابطہ و اتحاد بین المسلمین کو اپنی پہلی فرصت میں ان معروضات پر روشنی ڈالنی چاہیئے۔

دیوڑہ میراں سیالکوٹ۔ محمد صادق سیالکوٹی۔ خطیب (مبلغ اسلام)

سچائی۔ دیانت۔ محنت قومی ترقی کیلئے ضروری ہے (بقیہ صفحہ ۳)

انتشار و افتراق۔ کسل و سستی کی ان لہروں میں بہہ گئے۔ جو بسا اوقات اسفل السافلین کی پر آشوب و ہلاک کن گرداب میں پہنچا دیتی ہیں۔

خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کی اس دگرگوں حالت کو دیکھ کر اپنے وعدوں کے مطابق ان کی اصلاح کی خاطر اس زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک خادم کو مبعوث فرمایا یعنی اپنے ایک برگزیدہ بندے کو امت کے لئے مسیح بنا کر مبعوث فرمایا۔ تاکہ وہ اپنے روحانی شفاخانہ میں داخل کر کے لوگوں کی اصلاح فرمائے۔ اس نے ایک پاک جماعت کی بنیاد ڈالی۔ جس کا نصب العین دنیا کی اصلاح کرنا اور اسے وہ راہیں بتانا ہے۔ جو حقیقی ترقی کی راہیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی بعثت کی غرض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"...... اور اطلاع دیتا ہوں۔ کہ میں اخلاقی و اعتقادی و ایمانی کمزوریوں اور غلطیوں کی اصلاح کے لئے دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ .... اور میں مامور ہوں۔ کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے۔ ان تمام غلطیوں کو مسلمانوں میں سے دور کر دوں۔ اور پاک اخلاق اور بردباری اور حلم اور انصاف اور راستبازی کی راہوں کی طرف ان کو بلاؤں۔" (اربعین نمبر اول صفحہ ۲)

پس آج خدا تعالےٰ نے اخلاق فاضلہ کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کو چنا ہے خدا تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ مسلمان دوبارہ جلد سے جلد سچائی۔ دیانت اور محنت کی راہوں پر گامزن ہو کر ترقی کے بام عروج کو پہنچیں۔

چندہ کی بلا تفصیل رقوم

بعض عہدہ داران اور افراد جماعت محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام چندہ کی رقوم بھجواتے وقت اسکی تفصیل ارسال نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسی رقوم مد بلا تفصیل میں پڑی رہتی ہیں۔ اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل نہیں کی جا سکتیں۔ اس طرح سے ایک تو ایسی رقوم متعلقہ جماعتوں کے نام درج نہیں ہو سکتیں۔ اور دوسرے ان رقوم کی تفصیل منگوانے کے لئے مرکز کو لمبی خط و کتابت کرنا پڑتی ہے۔ اور علاوہ کارکنوں کا وقت خرچ ہونے کے جو کسی دوسرے مفید کام پر صرف ہو سکتا ہے۔ مرکز کو چٹھیوں اور رجسٹریوں کے بھجوانے پر بھی کافی خرچ کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ جب بھی چندہ کی رقوم بھجوائیں۔ منی آرڈر کی صورت میں کوپن پر اور اگر کوپن پر جگہ کافی نہ ہو۔ تو علیحدہ کارڈ کی صورت میں اور اگر بیمہ کے ذریعہ چندہ بھجوائیں۔ تو بیمہ میں بھی تفصیل بھجوا دیا کریں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

منظوری انتخاب عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ تا ۳۰/۴/۵۳ منظور کئے جاتے ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(۱) گوجرانوالہ

سکرٹری امور عامہ:۔ ملک فضل احمد صاحب

〃 〃 خارجہ چودھری ظفر اللہ خاں صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل۔

سکرٹری تعلیم و تربیت:۔ مولوی محمد حسین صاحب فاضل

امین ۔ مولوی غلام مصطفےٰ صاحب فاضل۔

(۲) کھیوڑہ۔ ضلع جہلم

سکرٹری مال ۔ چودھری نور احمد خاں صاحب

(۳) راولپنڈی

سکرٹری تبلیغ ۔ مولوی علی محمد صاحب اجمیری۔

سکرٹری امور عامہ۔ ملک عطاء الرحمن صاحب

(۴) سکھر سندھ

سکرٹری تبلیغ ۔ میاں محمد یوسف صاحب ٹھیکیدار

〃 مال۔ بابو عبد اللطیف صاحب

〃 تعلیم و تربیت۔ قریشی عبد الرحمن صاحب منشی فاضل

(۵) رینالہ خورد ضلع منٹگمری

پریذیڈنٹ ملک ظہور الحق صاحب۔

(۶) فورٹ سنڈیمن (بلوچستان)

پریذیڈنٹ ڈاکٹر محمد اسلام صاحب۔

جنرل سکرٹری میستری لال خاں صاحب۔

(۷) گھسیٹ پور ضلع لائل پور

پریذیڈنٹ چودھری صادق علی صاحب۔

سکرٹری تعلیم و تربیت۔ چودھری احمد دین صاحب

〃 امور عامہ۔ سردار محمد صاحب۔

(۸) جوہر آباد۔ ضلع سرگودہا

پریذیڈنٹ۔ ڈاکٹر مقبول احمد صاحب

سکرٹری مال۔ چودھری محمد شفیع صاحب بھٹی۔

(۹)۔ کتھووالی ضلع لائل پور

پریذیڈنٹ ۔ چودھری سردار خاں صاحب

(۱۰) چک ۸۶ و ۸۷ شمالی سرگودہا۔

پریذیڈنٹ چودھری غلام قادر صاحب

محاسب و آڈیٹر۔ چودھری فیض احمد صاحب

(۱۱) فتح پور۔ ضلع گجرات

پریذیڈنٹ ۔ مرزا سراج دین صاحب

(۱۲) چک ۳۶۷ ج ب جلیانوالہ۔ لائل پور

پریذیڈنٹ چودھری عطاء الحق صاحب۔

سکرٹری تبلیغ و سکرٹری تعلیم و تربیت چودھری رحمت اللہ صاحب

〃 مال ۔ چودھری عبد الرحیم صاحب۔

(۱۳) کھاریاں ضلع گجرات

سیکرٹری تعلیم و تربیت ۔ ماسٹر بیرم خاں صاحب

سیکرٹری تبلیغ ۔ سید عبد السلام صاحب

(۱۴) کوہاٹ

پریذیڈنٹ ۔ خلیفہ عبد المنان صاحب

جنرل سیکرٹری و امین ۔ ایس ایس فاتح صاحب

سیکرٹری مال۔ سارجنٹ ضیاء اللہ صاحب

سیکرٹری تعلیم و تربیت بابو ناصر احمد صاحب

نائب 〃 〃 ماسٹر رکن دین صاحب۔

سیکرٹری تعلیم و تربیت ۔ حکیم عبد الرحمن صاحب۔

آڈیٹر چودھری حبیب اللہ صاحب لودھی اوورسیر

(۱۵) عارف والا ضلع منٹگمری

پریذیڈنٹ ۔ چودھری عزیز اللہ صاحب۔

(۱۶) واہ چھاؤنی

پریذیڈنٹ ۔ شیخ ضیاء الحق صاحب واہ فیکٹری

نائب پریذیڈنٹ ۔ جلال الدین صاحب قمر

جنرل سیکرٹری ۔ انیس محمود صاحب۔

سیکرٹری مال ۔ شیخ فضل الحق صاحب

سیکرٹری امور عامہ۔ عبد الرشید خاں صاحب اوورسیر

سیکرٹری تعلیم و تربیت ۔ عبد الحکیم صاحب کارپنٹر

(۱۷) مجوکے ضلع سرگودھا

پریذیڈنٹ ۔ مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل

سیکرٹری مال ۔ ماسٹر عبد المنان صاحب

سیکرٹری تبلیغ ۔ حافظ غلام حسین صاحب

(۱۸) پسرور ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ ۔ میر محمد ابراہیم صاحب پنشنر

ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

ضروری اعلان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو عظیم الشان کتابیں آئینہ کمالات اسلام اور چشمہ معرفت چھپ کر بکڈپو تالیف و تصنیف ربوہ میں آ چکی ہیں۔ جن دوستوں نے رعایتی قیمت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پیشگی قیمت جمع کرا دی تھی وہ بذریعہ کارڈ اطلاع دیں کہ انہیں کتاب بذریعہ ڈاک بھیج دی جائے یا وہ خود آ کر لینا چاہتے ہیں۔

آئینہ کمالات اسلام غیر مجلد چھ روپے۔ مجلد سات روپے

چشمہ معرفت غیر مجلد چار روپے مجلد پانچ روپے

انچارج بکڈپو تالیف و تصنیف ربوہ ضلع جھنگ

اعلان

(۱) اراضیات سندھ اور پنجاب تحصیل خوشاب کے لئے ہوشیار مستعد۔ منیجر قابلیت کے زمیندارہ کارکنوں کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر مجھ سے خط و کتابت کریں

عباس احمد خاں نصرت آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ کھمبرو سندھ

اعلان

(۲) نصرت آباد اسٹیٹ نفضل بھمبرو کا کچھ رقبہ لیز پر دینے کا ارادہ ہے۔ جو احباب لیز پر لینے کے خواہاں ہوں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر مجھ سے خط و کتابت کریں۔

عباس احمد خاں نصرت آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ نفضل بھمبرو سندھ

دفتر کی مطبوعہ رسید یا منی آرڈر پر دستخط و مہر مینیجر کے بغیر کوئی ادائیگی دفتر ہذا کے نزدیک مستند نہ ہوگی اور نہ اس کی ذمہ داری دفتر ہذا پر ہوگی۔

احباب نوٹ فرمالیں۔ مینیجر الفضل

سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت ہی سخت تاکیدی فرمان

"مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے کہ اس کی بیعت میں داخل ہو جاؤ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے" (الحدیث)

یہ نہایت ہی سخت تاکیدی حکم ہے۔ احمدی جماعت کا فرض ہے کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچائے۔ اس کی آسان راہ یہ ہے کہ آپ اپنے علاقہ کے تعلیم یافتہ لوگوں اور لائبریریوں کا پتہ روانہ فرمائیے ہم یہاں سے ان کو مناسب لٹریچر روانہ کر دیں گے

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

”مجلس عمل“ کے سٹیج پر شیعیت کی تبلیغ!

(منقول از الاعتصام گوجرانوالہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

آل مسلم پارٹیز کنونشن پنجاب کی مجلس عمل جن حضرات سے مرتب ہے۔ ان میں دو نمائندے شیعہ بزرگوں کے ہیں۔ باقی سب کے سب سُنی ہیں مگر ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہتی جب ہم اخبارات میں مجلس عمل کے محترم نمائندوں کی تقریریں پڑھتے ہیں۔ اور شیعہ مقرروں کو مجلس عمل کے سٹیج پر براہ راست شیعیت کی تبلیغ کرتے دیکھتے ہیں پچھلے چند دنوں میں مختلف مقامات پر مجلس عمل کے زیر اہتمام جو اجلاس منعقد ہوئے۔ ان سب میں شیعوں کے نمائندہ جناب مظفر علی صاحب شمسی نے شرکت فرمائی۔ ان کے بارے میں یہ کہنا بیکار ہے۔ کہ انہوں نے اپنی تقریر کے لئے جو مخصوص لب و لہجہ اختیار فرمایا وہ سراسر شیعیانہ اور دل آزارانہ ہے۔ انہوں نے قریب قریب ہر جگہ نہایت بیباکی اور جرأت کے ساتھ مجلس عمل کے مشترکہ سٹیج کو شیعیت میں بدلا اور انتہائی غیر ذمہ داری کے ساتھ سامعین کے سامنے کذب کا انبار لگا دیا۔ اس کا افسوسناک پہلو یہ ہے۔ کہ سٹیج پر تمام کے تمام سُنی حضرات تشریف فرما ہیں۔ لیکن کوئی نہیں جو شیعہ مقرر کے دل آزارانہ طرز تخاطب پر ایک حرف بھی اپنی زبان سے نکالے۔

اس قسم کی بے شمار مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں کہ شیعہ ذاکر ختم نبوت کی آڑ لے کر نہایت بیباکی کے ساتھ رطب و یابس بیان کرتا ہے۔ اور سُنی مقررین اور سامعین بڑے انہماک سے اس کے ایک ایک لفظ کو آویزہ گوش بنا رہے ہیں۔ اس سے بھی حیرت کی بات یہ کہ مجلس احرار اسلام کا واحد ترجمان موقر معاصر ”آزاد“ اس کے غلط اور موضوع پروپیگنڈائی الفاظ کو شہ سُرخی بناتا ہے۔

اگلے دن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں مجلس عمل کے زیر انتظام ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ اجلاس کے صدر صاحبزادہ فیض الحسن صاحب سجادہ نشین آلو مہار تھے ان کے علاوہ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری۔ ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری اور نعیم احمد و شیخ حسام الدین صاحب تشریف فرما تھے ان کے درمیان میں سے ایک شیعہ مقرر مظفر علی صاحب شمسی تقریر کے لئے مائیکروفون کے سامنے تشریف لاتے ہیں اور چھوٹتے ہی فرماتے ہیں:۔

”آج یکم محرم ہے۔ آج فاطمۃ الزہرا قبر سے باہر آگئی ہے۔ آج سیدہ کو دو رونے ہیں بیٹے کی شہادت کا اور باپ کی ختم نبوت کا بیٹے کی گردن پر یزید نے تلوار اٹھائی اور اباکی ختم نبوت پر غلام احمد قادیانی حملہ آور ہوا ہے“

الفاظ جس قدر جذباتی اور ”اپیلنگ“ ہیں اسی قدر غلط اور سراسر من گھڑت ہیں۔ کوئی شریف آدمی اس احمقانہ خیال کو ماننے کا کہ سیدۃ النساء حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یکم محرم کو قبر سے باہر آجاتی ہیں۔ اور وہ شیعہ حضرات کے ساتھ مل کر تو حضرت حسین کا نوحہ کرتی ہیں۔ اور مجلس عمل کے مقرروں کے ساتھ مل کر اپنے ابا فداہ ابی و امی کی ختم نبوت کا رونا روتی ہیں۔

نعوذ باللہ من ھذہ الاکاذیب الواضحۃ

ہم خوب سمجھتے ہیں۔ کہ شیعہ مقرر اس قسم کی لغویات بیان کرنے پر مجبور ہیں وہ جس مجلس میں شرکت کریگا اس کو ”مجلس عزا“ ہی سمجھے گا۔ لیکن افسوس تو ان سُنی حضرات پر ہے جو اس نوع کی واہیات بیان کرنے کا اسے موقعہ دیتے ہیں۔ یا اس پر خوش ہوتے ہیں۔

اس سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ ہم شیعہ سُنی افتراق کا بیج بو رہے ہیں۔ یا ہم یہ چاہتے ہیں۔ کہ مجلس عمل سے شیعہ بزرگوں کو الگ کر دیا جائے گزارش کا مقصد صرف یہ ہے۔ کہ مجلس عمل کو ختم نبوت کیلئے ہی کیوں وقف نہیں کر دیا جاتا۔ اس کو ”مجلس عزا“ میں بدل دینے کا یہ اقدام مجلس عمل کے کس قانون کی رُو سے جائز ہے؟

ہماری یہ گزارشات خصوصاً حضرت مولانا سید داؤد صاحب غزنوی ناظم اعلیٰ مجلس عمل۔ مولانا امین احسن صاحب اصلاحی نائب صدر مجلس عمل۔ مولانا محمد عطاء اللہ صاحب حنیف رکن مجلس عمل اور مولانا نصر اللہ خان صاحب عزیز رکن مجلس عمل سے نہایت ادب کے ساتھ یہ دریافت کریں۔ کہ آخر شیعہ مقررین کی باگیں آپ نے کیوں ڈھیلی چھوڑ رکھی ہیں؟

ہم مجلس عمل کے محترم اراکین سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ اس کے متعلق وضاحتی بیان دیں اور شیعہ مقررین کو ہدایت کریں۔ کہ آئندہ سے وہ اپنے مسلک کے مطابق موضوعات و مکذوبات کا طومار مجلس عمل کے مشترکہ سٹیج پر باندھنا چھوڑ دیں ۔۔۔ لیکن اگر یہی حال رہا۔ اور شیعہ مقررین سے ان لغویات کا نوٹس نہ لیا گیا تو ہم یہ رائے قائم کرنے پر مجبور ہوں گے۔ کہ مجلس عمل سُنی مسلمانوں کو مرزائیت کے چنگل سے نکال کر شیعیت کی جھولی میں گرا رہی ہے۔

ہم یہ بھی صراحت کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ اگر شیعہ مقررین اسی طرح غیر ذمہ دارانہ تقریریں کرتے رہے اور آپ اسکو خاموشی سے گوارا کرتے رہے۔ تو الاعتصام کا فرض ہوگا کہ وہ اس کی مخالفت کرے اور اس بات کی مطلق پرواہ نہ کرے کہ آپ کی نظر میں اس سے ”مرزائیت کی حمایت“ کا پہلو نکلتا ہے۔ یا شیعیت کی مخالفت کا۔

روس کی پیداوار میں ۱۹۵۵ء تک زبردست اضافہ ہو جائیگا

لنڈن ۹ اکتوبر ۔۔۔ سوویٹ یونین کے پلاننگ کمیشن کے صدر نے اعلان کیا ہے کہ پچھلے پانچ سال میں روس نے کافی حد تک کامیابی حاصل کی ہے۔ اور اپنے قومی معاشرے کو ترقی دی ہے۔ موسیو سبوروف نے آج بتایا کہ ۵ سالہ پروگرام بھی پہلے پروگراموں کی لائنوں پر ہوگا ۔۔۔ آپ نے بتایا کہ اس پروگرام کے مطابق ۱۹۵۵ء میں روس کی پیداوار میں ۷۱ فی صدی اضافہ ہو جائے گا۔ جو جنگ سے پہلے کی پیداوار سے تین گنا زیادہ ہوگا۔

آپ نے یہ بھی کہا کہ ۱۹۳۰۰۰ مربع میل علاقہ میں مشینوں کے ذریعہ کاشت ہو چکے گی۔ اور تقریباً پانچ ہزار نئے جوہڑ اور تالاب بنائے جائیں گے اور اس سے ملک کی آمدن میں تقریباً ۷۰ فیصدی اضافہ ہو جائے گا۔

پاکستان میں مصنوعی بارش کا پہلا تجربہ

کوئٹہ ۱۰ اکتوبر۔ پاکستان میں مصنوعی بارش پیدا کرنے کا تجربہ پہلی مرتبہ اس موسم سرما میں بلوچستان کے دو خشک علاقوں میں یہاں سے ۳۲ اور ۴۰ میل کے فاصلوں پر کیا جائے گا۔

گذشتہ ایک برس سے اقوام متحدہ کے ماہرین کی ایک ٹیم اس تجربے کی تیاریوں میں مصروف ہے سکیم یہ ہے کہ مقررہ علاقوں پر سے گزرنے والے بادلوں کو مجبور کیا جائے گا۔ کہ وہ اپنی بارش یہاں برسا دیں۔ آسٹریلیا میں مصنوعی بارش کا تجربہ بہت کامیاب رہا ہے ماہرین کو یقین ہے کہ کوئٹہ کے نہایت زرخیز مگر خشک علاقوں کے لئے مصنوعی بارش بہت ہی مفید ہوگی۔ (اسٹار)

سال رواں میں بھارت میں سامان خوراک کی درآمد

نئی دہلی ۱۰ اکتوبر۔ وزارت خوراک کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ سال رواں کے پہلے دس ماہ کے دوران میں بھارت نے ۳،۵۹۷،۰۰۰ ٹن غلہ درآمد کیا۔

اس میں ۲،۳۳۳،۷۵۰ ٹن گندم ۳۴۰،۰۰۰ ٹن جوار ۳۴۰،۰۰۰ ٹن میدہ ۶۰۲،۷۰۰ ٹن چاول اور ۶۱۹،۵۰۰ ٹن باجرہ شامل ہے۔ اس دوران میں بھارت نے ملک کے اندر سے راشن بندی کے علاقوں کے لئے ۳،۰۲۷،۰۰۰ ٹن اناج فراہم کیا۔

اندازہ ہے کہ سارے سال میں بھارت کی کل درآمد ۴۰۰۰،۰۰۰ ٹن تک پہنچ جائے گی۔ جس کی قیمت ۲۰۵ کروڑ روپے ہوگی یہ بھارت کی کل پیداوار کا ۸ فیصد ہے۔ (اسٹار)

جنوبی کوریا کی دس (۱۰) لاکھ فوج

پوسان ۹ اکتوبر ۔۔۔ جنوبی کوریا کی حکومت کے ایک ترجمان نے بتایا کہ اقوام متحدہ کی فوجیں کوریا سے اس وقت نکالی جائیں۔ جب جنوبی کوریا کے پاس دس لاکھ فوج بالکل تیار ہو جائے۔

ایک ترجمان نے بتایا کہ کم از کم ایک سال میں یہ تعداد پوری ہوگی۔

۲۷ گھنٹوں میں سفر کرنیوالی جیٹ طیارہ سروس

لنڈن (ریڈیو سے) ۱۴ اکتوبر سے لنڈن اور سنگاپور کے درمیان تیسری عالمی جیٹ طیاروں کی سروس شروع ہو رہی ہے۔ یہ طیارے بی او اے سی کومٹ ہیں اور اپنے سفر کے دوران میں کراچی میں بھی رکیں گے اس نئی سروس سے دولت مشترکہ کے اس حصہ کا سفر ۲۷ گھنٹوں میں طے ہو جائے گا۔ لنڈن اور سنگاپور کے درمیان پرواز میں صرف ۲۰ گھنٹے صرف ہوں گے۔

اس وقت جنوبی افریقہ اور سیلون کے درمیان کومٹ سروس موجود ہے۔ اور یہ دونوں سروسیں ۲۴ گھنٹے کا سفر ہیں۔

جرمنی میں سزائے موت کا خاتمہ

بون ۱۰ اکتوبر۔ جرمنی کی وفاقی پارلیمنٹ نے ۱۴۷ کے مقابلہ میں ۱۵۱ ووٹوں سے یہ تحریک مسترد کر دی ہے۔ کہ جرمنی میں سزائے موت کو پھر سے رواج دیا جائے۔ اس کو دوبارہ رائج کرنے کے لئے دستور کے مطابق دو تہائی اکثریت کی منظوری لازمی ہے۔ اس کی مخالفت کرتے ہوئے ڈاکٹر ڈہلر وزیر انصاف نے بتایا کہ ۱۹۳۹ء اور ۱۹۴۵ء کے دوران میں ۱۱۶۵۰۰ افراد کو جرمنی میں موت کی سزا دی گئی۔ ایک جلاد نے ۲۵۴۸ کو پھانسی پر چڑھایا۔ (اسٹار)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۴۵